13

# جو لوگ صحیح معنوں میں رضائے الٰہی کے حصول کے لیے کوشش کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ یقیناً ہر میدان میں کامیابی بخشتا ہے

(فرمودہ 9 مئی 1958ء بمقام مری)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے قرآن کریم کی درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی: ''وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ''1۔

اس کے بعد فرمایا:

''اِس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں ہم یقیناً اُن کو اپنے اُن راستوں کی طرف آنے کی توفیق دے دیتے ہیں جن پر چل کر وہ ہمارے مقرب ہو جاتے ہیں۔ لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ کے معنے بعض لوگ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ ہم ان کو اپنی شریعت بتا دیتے ہیں مگر یہ درست نہیں کیونکہ اگر شریعت پہلے سے نہ بتائی جا چکی ہو تو وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا

کے کوئی معنی ہی نہیں رہتے۔ جَاهَدُوْا فِيْنَا کے معنی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے کے ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ تبھی ہوسکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی شریعت آئی ہوئی ہو۔ پس اِس جگہ لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کے یہ معنے نہیں کہ ہم اُن کو اپنی شریعت بتا دیتے ہیں کیونکہ شریعت ہمیشہ پہلے آتی ہے اور جہاد بعد میں ہوتا ہے۔ اس جگہ لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا کے یہی معنی ہیں کہ ہم ان کو اپنے قُرب کی راہیں بتا کر اپنا مقرب بنا لیتے ہیں۔

ہماری جماعت بھی اِس وقت وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا کی مصداق ہے کیونکہ وہ تمام دنیا میں اسلام کی اشاعت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے کے لیے کوشش کر رہی ہے۔ آخر جَاهَدُوْا فِيْنَا سے جہاد بالسیف تو مُراد نہیں ہو سکتا۔ اگر اِس سے جہاد بالسیف مراد ہوتا اور وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا کہنے کی بجائے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مُطَابِقًا شَرِيْعَتَنَا یا جَاهَدُوْا اَحْكَامَنَا کہا جاتا تب تو بے شک یہ معنے بھی کیے جاسکتے تھے کہ شریعت کے مطابق جہاد چونکہ بعض لوگوں کے نزدیک صرف تلوار ہے اس لیے جَاهَدُوْا فِيْنَا سے وہی لوگ مراد ہیں جو جہاد بالسیف کر رہے ہوں مگر اللہ تعالیٰ نے جَاهَدُوْا فِيْنَا فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پاس تلوار سے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ اُس کے پاس تو اُنہی کاموں سے پہنچ سکتا ہے جن سے وہ خوش ہو۔ یعنی ایسے کاموں سے جن سے اسلام کی دنیا میں اشاعت ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھے۔ پس اِس وقت ہماری جماعت ہی ہے جو یہ کام کر رہی ہے اور وہی ہے جو اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ کی مصداق ہے۔ مُحسِن کے معنی عربی زبان میں اُس شخص کے ہوتے ہیں جو حکم کو اُس کی تمام شرائط کے ساتھ پورا کرے۔ پس اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جو لوگ اس پہلی بات پر پوری طرح عمل کریں گے جو ہم نے کہی ہے یعنی وہ پوری طرح جہاد کریں گے اور ہماری رضا کے حصول کی کوشش کریں گے ہم اُن کے ساتھ ہوں گے اور ہر میدان میں اُن کو کامیابی بخشیں گے۔ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش تو کریں مگر ان کی کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ وہ کوئی نہ کوئی غلطی کر رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ خدائی قُرب اور اس کی نُصرت سے محروم ہیں۔ گویا بجائے اس کے کہ خدا تعالیٰ پر الزام لگایا جائے اور کہا جائے کہ اس نے ہماری طرف توجہ نہیں کی ہمیں اپنی ذات پر الزام لگانا چاہیے اور سمجھ لینا چاہیے کہ ہم محسنوں والا کام نہیں

کر رہے ورنہ خدا جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ وہ اپنے وعدوں میں سچا ہے اور وہ جو بات بھی کہتا ہے اُسے پورا کر کے رہتا ہے۔ جھوٹے ہم ہی ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی محبت کا تو دعوٰی کرتے ہیں مگر اس کے مطابق اپنے اندر کوئی تغیر پیدا نہیں کرتے۔

احادیث میں آتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یارسول اللہ! میرے بھائی کو دست آ رہے ہیں۔ چونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شہد میں شفاء ہے۔2 اس لیے آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کو شہد پلاؤ۔ حالانکہ طبی طور پر شہد دست لاتا ہے انہیں بند نہیں کرتا۔ وہ گیا اور اُس نے جا کر شہد پلا دیا۔ مگر اُس کے بھائی کے دست اَور بھی بڑھ گئے۔ وہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرے بھائی کے دست تو اَور زیادہ ہوگئے ہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اَور شہد پلاؤ۔ وہ گیا اور پھر اُس نے شہد پلا دیا جس پر اُس کے اسہال اَور بھی بڑھ گئے۔ وہ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور اُس نے کہا یا رسول اللہ! اُس کو تو اَور زیادہ دست آنے لگ گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اور خدا سچا ہے۔ جاؤ اور اُس کو اَور شہد پلاؤ۔ چنانچہ اُس نے پھر شہد پلایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کے اندر سے ایک بڑا سا سُدّہ نکلا اور اُس کے اسہال جاتے رہے۔3 اسی طرح اگر ہماری کوششوں کا کوئی نتیجہ نہ نکلے تو ہم اپنے متعلق کہیں گے کہ ہم جھوٹے ہیں اور ہم نے وہ شرطیں پوری نہیں کیں جن کے پورا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہوسکتا تھا۔ ورنہ خدا سچا ہے۔ اگر ہم اُس کی شرائط کو پورا کرتے تو خدا بھی اپنے وعدے کو پورا کرتا۔

ہماری جماعت کے وہ معلّم اور مربّی جو اِس وقت پاکستان میں یا پاکستان سے باہر یورپ اور امریکہ میں کام کر رہے ہیں اُن کو چاہیے کہ وہ اِس آیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اِس تندہی سے دین کی خدمت بجالائیں کہ انہیں خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوجائے اور وہ ان کے کام میں زیادہ سے زیادہ برکت دے اور ان کو ہر رنگ میں کامیابی نصیب کرے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو یقیناً ان کی مساعی کی وجہ سے اسلام کی بھی عزت بڑھے گی۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی عزت بڑھے گی اور جو شخص اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت بڑھاتا ہے یہ ناممکن ہے کہ خدا اُس کی عزت نہ بڑھائے۔ جو کام خدا کر رہا ہو اگر وہی کام بندہ کرنے لگ جائے تو وہ خدا تعالیٰ کا بہت ہی عزیز ہوجاتا

ہے۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا 4 یعنی خدا اور اس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے ہیں اے مومنو! تم بھی یہی کام کرو اور اس پر درود اور سلام بھیجو۔ یہی وجہ ہے کہ التحیات میں درود کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ پس جب ہم درود پڑھتے ہیں تو درحقیقت وہی کام کرتے ہیں جو خدا اور اس کے فرشتے کر رہے ہیں اور چونکہ ہم خدا اور اُس کے فرشتوں والا کام کرتے ہیں اس لیے ہم پر بھی خدا اور اُس کے فرشتے سلامتی بھیجنے لگ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے شاملِ حال ہو جاتی ہے"۔ (الفضل 23 مئی 1958ء)

1 : العنکبوت: 70

2 : فِیْہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ (النحل: 70)

3 : بخاری کتاب الطب باب الدواء بالعسل

4 : الاحزاب: 57